خواتین کے گھریلو مسائل کے حل میں کھیل کُود کا کردار: سیرتِ نبوی کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

The Role of Games in the solution of the Domestic problems of the Women: A study in the Light of Seerah

ڈاکٹر جانس خان[i] عبدالنصیر[ii]

Abstract

It is a common saying that a healthy person has a healthy mind. Physical fitness is very important because a healthy person can perform his duties perfectly. The Holy prophet said that Allah (SWA) likes a healthy Muslim more than a lazy person. Similarly, he used to encourage the Muslims for different games so that they can have a healtheir life. He commanded the Muslims to ride the horses and do swimming etc. Women is integral part of society. A healthy woman can support a family more decently. She will prepare the food for the family, wash clothes, clean the house and do many more if she is healthy. Same is the matter of practicing the religious duties. Once the daughter of the Holy Prophet visited her father house to ask for a servant but could not. The Holy Prophet judged her and said that saying such and such *wazaif* is far better than a helper and emphasized his daughter to do her home tasks herself than by depending on a servant.. Likwise many of the women in the times of the Holy Prophet and in the later on periods of Ummiyads and Abbasyds Caliphates, the women would work themselves in the domestic life even in they would help their men in the social life. The Holy prophet (SAW) many times coupeted his wife Aysha in running etc. The history has recorded many events of Jihads in which women participated. They would nurse the people and would support them where ever possible. This research article discusses the dometic issues and presents some solutions of the women in the light of the Seerah (SAW).

Key words: seerah, games, dometic, wazaif, jihad

اسلا م ایک مکمل دین اورضابطہ حیات ہے ،اس میں جس طرح عقائد ،عبادات ، معاملات ، معاشرت اوراخلاق کے مسائل کا خواتین وحضرات کے لئے تفصیلاً بیان اور ترغیب موجود ہے ،اسی طرح فطرت انسانی

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملاکنڈ

ii لیکچرر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، یونیورسٹی آف ملاکنڈ

کے مطابق جسمانی چستی اور نشاط کی پسندیدگی اور سستی اور کاہلی کی ناپسندیدگی کا اظہار بھی موجود ہے۔چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا :

" قوی مؤمن ،کمزور مؤمن سے زیادہ بہتر اور اللہ تعالی کو زیادہ محبوب ہے۔باقی خیر دونوں میں ہے۔اس چیز کاحریص رہوجو آپ کو نفع دے اور عاجز مت بنو[1]۔"

نیز نبی کریم ﷺ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ میں آپ کی پناہ مانگتاہوں عاجزی ،سستی ،بخل اور بڑھاپے سے[2]۔"

چونکہ کھیل کود جسمانی چستی ،قوت اورنشاط میں ایک اہم عنصرہے اور شرعی حدود میں رہ کر نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ مستحسن ہے،لیکن ہمارے معاشرے میں اگر چہ مردوں کے لئے اس پر کوئی قدغن نہیں ،البتہ گھریلوخواتین کے لئے اس کو ناجائز اور معیوب سمجھا جاتا ہے ،حتی کہ بعض دیندار لوگ بھی اس کو حرام سمجھتے ہیں،حالانکہ اسلام میں حلت اور حرمت ،فرضیّت ووجوب،ندب اور اباحت اور دیگر احکام جس طرح مردوں کے لئے ہیں اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ہیں الّا یہ کہ کوئی ایسا قرینہ اوردلیل ہو جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ حکم مردوں کے ساتھ خاص ہے چنانچہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں:

وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم مبعوثا إلى الرجال والنساء بعثا مستويا وكان خطاب الله تعالى وخطاب نبيه صلى الله عليه وسلم للرجال والنساء خطابا واحدا لم يجز أن يخص بشيء من ذلك الرجال دون النساء إلا بنص جلي أو إجماع لأن ذلك تخصيص الظاهر وهذا غير جائز[3]

"آپ ﷺ مرد اور خواتین دونوں کی طرف مبعوث کیے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ اور پیغمبر کے خطابات مرد وخواتین دونوں کے لئے یکساں اور برابر ہیں،مردوں کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر کوئی خاص حکم نہیں،الّا یہ کہ کسی صریح نص یا اجماع سے یہ ثابت ہو جائے۔کیونکہ ظاہر کی تخصیص بلا دلیل جائز نہیں۔"

چونکہ شرعی اور اخلاقی حدود میں مردوں کے لئے جسمانی کھیل نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے ،اسی طرح خواتین کے لئے بھی جائز ہے۔سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر شاہدعدل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہاسے روایت ہے:

" میں ایک سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی،ابھی لڑکی تھی بھاری بدن اورپر گوشت نہیں تھی ،آپ علیہ السلام نے صحابہ سے کہا کہ تم آگے ہو جاؤ تو وہ آگے ہوگئے، پھر مجھے کہا کہ آؤ دوڑ کا مقابلہ کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیدل دوڑ لگائی اور میں جیت گئی،توآپ علیہ السلام خاموش رہے، پھر جب میرا جسم ذرا بھاری ہو گیااور میں بھول گئی،تو میں ایک اور سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ نکلی توآپ علیہ السلام نے صحابہ سے کہا کہ تم آگے ہو جاؤ تو وہ آگے ہوگئے، پھر مجھے کہا کہ آؤ دوڑ کا مقابلہ کرتے ہیں تومیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیدل

دوڑ لگائی اوراس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیت گئے، تومسکراکرفرمایا آج کی یہ جیت پچھلی ہار کا بدلہ ہے[4]۔"

نیز عورت پراپنے نفس اور عزت کی حفاظت کر نا لازم ہے ،جس کے لئے بعض اوقات جسمانی ورزش کی ضرورت پڑتی ہے۔اسی طرح نفیر عام کی صورت میں خواتین پر جہاد کرنا اور دشمن کے مقابلے میں لڑنا فرض ہے ،اور ظاہر بات ہے کہ جس طرح مردوں پر جہاد کی تیاری فرض ہے اسی طرح خواتین پر بھی فرض ہے ،اسی تیاری کے لئے جسمانی کھیل کی مشروعیت متعدّد دلائل سے ثابت ہے۔کھیل کوداور سیر وتفریح سے خواتین کے بہت سارے گھریلومسائل بھی حل ہوسکتے ہیں۔

کھیل کی تعریف

کھیل کودکوعربی میں "لعب"کہاجاتاہے ،جس کی جمع العاب ہے یہ باب سمع یسمع کامصدرہے جس کامعنی کھیلناکودناہے[5]۔چنانچہ قرآن کریم میں ارشادہے:

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ[6]کل آپ اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجیے،تاکہ وہ کھائے پیئے،اور کھیل کودلے ،یقیناً ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلاَّ لَعِبٌ وَلَهْوٌ[7]اور دنیاکی زندگی توایک کھیل کوداور تماشہ ہے۔حدیث مبارکہ میں ہے:"فَلَعِبَ بِنَا الموج شَهراً[8]"سمندری موجیں ہمارے ساتھ ایک مہینہ تک کھیلتی رہیں۔

کھیلوں کا جواز قرآن وسنت سے

اسلام میں جسمانی قوت اور ذہنی نشونما کے حصول کو انتہائی اہمیت کے ساتھ بیان کیا گیاہے تاکہ ایک مسلمان جہاد ،عبادات،گھریلوذمہ داریاںاور دیگر فرائض وواجبات کواحسن طریقے سے انجام دے سکے اور ظاہر ہے کہ جسم کی سستی اور طبعی ملال کو دور کرنے اور نشاط،چستی ،حوصلہ اورہمّت پیداکرنےکے لئے ایک اہم ذریعہ کھیل کو د ہے بشرطیکہ یہ شرعی اور اخلاقی حدود کے دائرہ میں ہو۔ اللہ تعالی نےاپنےنیک بندے طالوت کوبنی اسرائیل میں بادشاہ بناکر مبعوث فرمایاتوانہیں علم کے ساتھ جسمانی قوت بھی عطافرمائی،ارشادہے :

قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ[9]

"نبی نے کہا :اللہ نے ان کو تم پر فضیلت دے کر چنا ہے اور انہیں تم پرعلم اور جسم میں وسعت وبرتری عطا کی ہے۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں شعیب علیہ السلام کی صاحبزادیوں نے اپنے والدِ محترم کو مشورہ دیتے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جن صفات کاذ کر کیا،توپہلے نمبرپراس کی قوت اور جسمانی فٹنس کو ملحوظِ خاطر رکھا،چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشادفرماتے ہیں:

قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الأَمِينُ[10]

"ان دونوں عورتوں میں سے ایک نے کہا: ابا جان! آپ ان کو اجرت پر کوئی کام دے دیجیے۔ آپ کسی سے اجرت پر کام لیں تو اس کے لیے بہترین شخص وہ ہے جو طاقتور بھی ہو، امانت دار بھی۔"

قرآن کریم میں مسلمانوں کو باقاعدہ حکم دیا گیا۔

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ[11]

اے مسلمانو! تمہارے بس میں جتنی قوت ہو اُسے کفّار کے مقابلے کے لیے تیار کرو۔"

نیز قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو بلا نکیر بیان فرمایا:

أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ[12]

"کل آپ اسے ہمارے ساتھ تفریح کے لیے بھیج دیجیے، تاکہ وہ کھائے پیے، اور کچھ کھیل کود لے۔ اور یقین رکھیے کہ ہم اس کی پوری حفاظت کریں گے۔"

ان تمام آیاتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کھیلنا اور جسمانی طاقت حاصل کرنا شریعت میں مطلوب و مرغوب ہے۔

خواتین کے گھریلو مسائل کے حل میں کھیل کود کا کردار سیرت نبوی کی روشنی میں

انسان فطری طور پر مل جل کر رہنے کا عادی ہے۔ اللہ رب العزت نے اسے سوچنے کے لئے دماغ دیا، محسوس کرنے کے لئے دل عطا کیا، تو یہ جذبات واحساسات رکھنے والا انسان اکیلا زندگی نہیں گزار سکتا۔ اس لئے ایک انسان کے ماں باپ، اور بیوی بچے سب مل کر ایک گھرانہ بنتے ہیں۔ پھر کئی گھرانے مل کر ایک خاندان اور کئی خاندان مل کر ایک معاشرہ بنتا ہے۔ پاکستانی معاشرے میں خواتین کو گھریلو زندگی میں بنیادی اہمیت حاصل ہونے کی وجہ سے اس کو گھر کا ملکہ بھی کہا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود گھروں میں اجتماعیت اور مل جل کر رہنے کی وجہ سے خواتین کے لئے کچھ گھریلو مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں، وہ مسائل کونسے ہیں؟ اور اس کے حل میں کھیل کود کا سیرت نبوی کی روشنی میں کیا کردار ہے؟ ذیل میں اس کو ذکر کیا جاتا ہے:

1۔ میاں بیوی کے جھگڑے اور اس کے خاتمے میں کھیل کود کا کردار:

خواتین کے گھریلو مسائل میں سب سے اہم مسئلہ میاں بیوی کے آپس میں اختلافات اور جھگڑے ہیں، جو عموماً طلاق اور جدائی تک پہنچا دیتے ہیں۔ میاں بیوی کے جھگڑوں کے اسباب میں شوہر کا بیوی کے ساتھ محبت کا اظہار نہ کرنا، وقت نہ دینا، نظر انداز کرنا، غصہ کرنا، بدگمانی کرنا اور بے عزت کرنا شامل ہیں۔ سیرت نبوی کی روشنی میں ایک شوہر کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ کھیلے کودے اور ہنسی مزاح بھی کریں۔ اس سے آپس میں محبت اور الفت کا اظہار بھی ہوگا۔ بیوی کو وقت نہ دینے اور نظر انداز کرنے کی شکایت بھی ختم ہو جائے گی۔ نیز کھیلنے سے باہمی بے تکلفی اور ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوگی۔ قرآنی حکم "حسن معاشرت" پر بھی عمل ہو جائے گا۔ آپس میں بدگمانیاں اور غصے بھی دور ہوں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خواتین تو گڑیاں (کھیل کود کے لئے) ہیں، جو اسے گڑیا (کھیل کود) بنائے تو ان کے ساتھ احسان کرے[13]۔"

اور آپ علیہ السلام کا اپنا عمل بھی اس پر شاہدِ عدل ہے، چنانچہ آپ علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ایک سفر میں پیدل دوڑ لگائی، تو حضرت عائشہ جیت گئی (نبی علیہ السلام نے جیتنے دیا تاکہ اس کو خوشی حاصل ہو جائے)۔ایک دوسرے موقع پر پھر نبی علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دوڑ لگائی، اس مرتبہ حضرت عائشہ کا وزن کچھ بڑھ گیا تھا، لہٰذا آپ علیہ السلام ان سے آگے نکل گئے، تو مسکرا کر فرمایا آج کی یہ جیت پچھلی ہار کا بدلہ ہے[14]۔اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سبق دیا کہ بیوی کے ساتھ کھیلوں اور ان کو محبت اور اپنائیت کا احساس دلاؤ، ہر وقت مرد کو ہی جیتنا ضروری نہیں، بیوی کو بھی کبھی جیت کی کیفیت میں رکھو، تاکہ اس کا بھی دل خوش ہو جائے۔اسی طرح ایک موقع پر مسجد نبوی میں کچھ حبشی کھیل رہے تھے، تو آپ علیہ السلام نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ تم دیکھنا چاہتی ہو، انہوں اثبات میں جواب دیا، تو حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کھیل دیکھنے کے لئے اپنی ٹھوڑی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے اوپر رکھ دی۔ پھر میں نے اپنا چہرہ نبی علیہ السلام کے رخسار مبارک کے ساتھ لگا دیا۔آخر نبی علیہ السلام نے پوچھا: عائشہ! اب یہاں سے چلیں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ! جلدی نہ کیجیے۔ کچھ دیر بعد نبی علیہ السلام نے پوچھا کہ بس کریں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! جلدی نہ کریں[15]۔

ایک روایت میں ہے:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سوئے ہوئی تھی، نبی علیہ السلام نے آکر اس کی مینڈھی کو چار پائی کے ساتھ باندھا اور پھر حضرتِ عائشہ کو بلایا[16]۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خود اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ کھیل کود میں حصہ لیا، بلکہ صحابہ کرام کو بھی یہی تعلیم دی، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی؟ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی، تو اسے ہنساتا اور وہ تجھے ہنساتی[17]۔"

ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وفیه :ان ملاعبة الاهل مستحبة، لان ذلک یحبب الزوجین بعضهما لبعض، ویخفف المؤنة بینهما،ویرفع حیاء المرأة عمایحتاج إلیه الرجل فی مباعلتها[18]

"اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیوی کے ساتھ کھیلنا مستحب ہے، کیوں کہ کھیل میاں بیوی میں محبت، بے تکلفی اور ایک دوسرے سے خواہش کے اظہار میں آسانی پیدا کرتا ہے۔"

امام نووی رحمہ اللہ بھی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: کہ اس میں شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنے کودنے، لطف و مہربانی، ہنسی مذاق اور حسنِ معاشرت کا ذکر ہے[19]۔

علامہ آجریؒ فرماتے ہیں:

وکذا ملاعبة الرجل لزوجته اولامته له ثواب فی ملاعبته ایاها تعلم انه یودها فسرت بذلک وسر اهلها،ففیه ثواب عظیم وقد کان النبی صلی الله علیه وسلم ،یلاعب ازواجه بامور حسنة شریفة ،وقدکان یحث اصحابه علی ان یلاعبوا نساءهم[20]

"آدمی کا اپنی بیوی اور باندھی کے ساتھ کھیلنے میں بھی ثواب ہے۔ کیوں کہ اس سے بیوی اور ان کے گھر والو کو پتہ چلے گا کہ شوہر ان سے محبت کرتا ہے، تو دونوں خوش ہوں گے اور اس میں ثواب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی ازواج کے ساتھ اچھے کھیل کھیلتے اور صحابہ کرام کو بھی اپنی بیویوں کے ساتھ کھیلنے پر ابھارتے تھے۔"

2۔ساس بہو کے جھگڑے اور ان کے حل میں کھیل کود کا کردار

پاکستانی معاشرے اور گھروں میں ساس بہو کے جھگڑے کثرت سے ہوتے رہتے ہیں ،جس سے ساس بہو اور دیگر افرادِ خانہ کی زندگی بے چین اور بے سکون رہتی ہے۔ لیکن اگر یہی ساس بہو کے ساتھ اور بہو ساس کے ساتھ کھیل کود شروع کر دے تو ان میں دوستی اور بے تکلفی کی فضا قائم ہو جائے گی۔ایک دوسری سے نفرت محبت میں اور غیبت صفت میں تبدیل ہو جائے گی۔ سیرت نبوی کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو اس کی مثال میں حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ کو پیش کیا جا سکتا ہے۔اگرچہ یہ دونوں آپس میں سوکنیں تھی، لیکن حضرت سودہ انتہائی معمر ہونے اور حضرت عائشہ انتہائی کم سن ہونے کی وجہ سے ساس بہو کی مانند تھیں۔اس کے باوجود یہ دونوں آپس میں بے تکلف ہو کر کھیلتی اور ہنسی مذاق کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت سودہ میرے پاس آئیں، تو میں نے ان کے لئے حریرہ بنایا۔ نبی علیہ السلام ہمارے دونوں کے درمیان اس طرح بیٹھے تھے کہ آپ علیہ السلام کا ایک پاؤں میری گود میں اور ایک ان کی گود میں تھا۔ میں نے حضرت سودہ کو حریرہ کھانے کا کہا، تو انہوں نے کھانے سے انکار کیا۔ میں نے کہا یا تم اس کو کھالو، ورنہ میں تمہارے منہ پر مل دوں گی۔انہوں نے کہا کہ میں نہیں کھاؤں گی۔ میں نے کچھ حریرہ لیا اور ان کے منہ پر مل دیا۔ نبی علیہ السلام نے ان کی گود سے پاؤں ہٹایا تا کہ وہ مجھ سے بدلہ لے، تو انہوں نے بھی کچھ حریرہ اٹھا کر میرے منہ پر مل دیا اور نبی علیہ السلام ہنس رہے تھے۔اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز لگائی تو حضور علیہ السلام فرمانے لگے اٹھو! دونوں اپنے چہروں کو دھولو[21]۔"

3۔سوکنوں کے لڑائی جھگڑوں کے حل میں کھیل کود کا کردار

کھیل کود کا سوکنوں کے لڑائی اور جھگڑوں کو ختم کرنے اور آپس میں پیار، محبت، اور خلوص و خیر خواہی پیدا کرنے میں بھی عمل دخل ہو سکتا ہے۔اگر سوکنیں آپس میں کھیلیں، تو ان کی نفرت محبت میں اور ان کا غصہ الفت میں بدل سکتا ہے۔ازواج مطہرات میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت سودہ کے آپس میں تعلقات انتہائی خوش گوار تھے۔ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتی اور ہنسی مذاق کرتیں۔ایک مرتبہ حضرت سودہ اچھے لباس میں ان دونوں کے پاس آئیں تو حضرت حفصہ نے کہا:

"کانا آگیا ہے۔اس سے حضرت سودہ سمجھیں کہ دجال نکل آیا ہے۔وہ گھبرا کر کہنے لگیں : میں کیا کروں؟ میں کہاں چھپوں؟ گھر میں ایک ایسا خیمہ تھا جس میں آگ جلائی جاتی تھی، اور اس میں مکڑی کے جالے بھی تھے، تو ان دونوں نے اس خیمے کی طرف اشارہ کیا، تو حضرت سودہ اس میں داخل ہوئی۔اس کے چہرے پر مکڑی کے جالے لگ گئے اور کپڑوں پر مٹی لگ گئی، یہ دونوں بہت زیادہ ہنسیں۔ نبی علیہ السلام تشریف لائے، پوچھا کیا ہوا؟ وہ اتنا ہنس رہی تھیں کہ جواب بھی نہ دے سکیں، اور خیمے کی طرف اشارہ کیا۔آپ علیہ السلام خیمے میں داخل ہوگئے اور ان سے پوچھا سودہ! تجھے کیا ہوا؟ وہ کہنے لگیں: یا رسول اللہ! دجال آگیا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ آیا نہیں، لیکن ضرور آئے گا۔ پھر حضرت سودہ کے چہرے اور کپڑوں سے جالے اور مٹی صاف کرتے رہے[22]۔"

4۔ گھریلو کام کاج کی شکایت اور اس کا حل

آج کل جو گھروں کا اہم مسئلہ ہے، وہ گھر کی خواتین سے بروقت گھر کے کام نہ کرنے کی شکایت ہے۔ لیکن اگر خواتین شرعی حدود میں رہ کر جسمانی کھیل اور ورزش کریں گی، تو یہ شکایت خود بخود ختم ہو جائے گی اور ایک خاتونِ خانہ گھر کے کام کاج کو عبادت کے ساتھ ساتھ ورزش بھی سمجھے گی اور خوشی خوشی تمام گھریلو کام سرانجام دے گی۔

5۔ بیماریاں اور اس کے حل میں کھیل کود کا کردار

جسمانی سلامتی اور عافیت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے، اور ایک صحت مند خاندان کے لئے خواتین کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے:

اللھم عافنی فی جسدی،وعافنی فی بصری[23]

"اے اللہ! میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت عطا فرما"

اور فرماتے:

اللھم انی اعوذبک من البرص، والجنون ، والجذام، ومن سیئ الاسقام[24]

"اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، جنوں، جذام اور دوسری مہلک بیماریوں سے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام منبر پر کھڑے ہو کر رو پڑے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت مانگا کرو۔ کیوں کہ یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر بہتر کوئی چیز نہیں[25]۔"

جسمانی صحت وسلامتی کی اتنی اہمیت کے باوجود ہمارے گھروں میں اکثر خواتین بیمار اور مریل سی رہتی ہیں۔ اگر وہ جسمانی کھیل اور نشاط پر توجہ دے، تو اکثر بیماریاں خود بخود ختم ہو جائی گی۔ کھیل کود سے انسانی دماغ کی نشوونما ہوتی ہے اور انسان چاق وچوبند رہتا ہے۔ کھیل کے میدان آباد ہونے سے ہسپتال ویران ہوتے ہیں۔ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" گھڑسواری، تیر اندازی، کشتی اور پیدل دوڑ یہ سب جسمانی کھیل ہیں اور یہ اپاہج کرنے والی بیماریوں مثلاً جذام، استسقا اور قولنج کو جڑ سے ختم کرتے ہیں[26]۔"

پیدل دوڑ بلڈ پریشر، برین ہیمبرج اور دل کے امراض کے لئے مفید ہے[27]۔ یہی وجہ ہے کہ نبی علیہ السلام ازواج مطہرات کے ساتھ دوڑتے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مساجد جانے سے مت روکو[28]۔ ظاہر ہے کہ مسجد جانے میں بھی ایک قسم کی ورزش ہے۔ نیز آپ علیہ السلم نے اپنی زبان مبارک سے جن چار کھیلوں کی تعریف فرمائی ان میں اپنی بیوی کے ساتھ کھیل کود کو بھی شامل کیا[29]۔

6۔ عبادات میں سستی اور اس کی ادائیگی میں کھیل کود کا کردار

خواتین کے مسائل میں سے ایک یہ ہے کہ وہ عبادات کی ادائیگی میں سستی وکاہلی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ عبادات بھی چستی اور انبساط ونشاط سے تعلق رکھتی ہیں۔ زینب رضی اللہ عنہا نے ایک رسی باندھی تھی، جب سستی اور تھکاوٹ محسوس کرتیں تو اس کو پکڑ کر نماز پڑھتیں، نبی علیہ السلام نے اسے کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ہر شخص نشاط اور طبعیت کی آمادگی کی حد تک نماز پڑھے، سستی اور تھکاوٹ ہو، تو بیٹھ جائے[30]۔ ظاہر ہے کہ کھیل اور تفریح سے ذہنی اور جسمانی چستی ونشاط پیدا ہو گی جو عبادت

کی ادائیگی میں ممد و معاون ثابت ہو گی۔ نبی علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گڑیوں سے کھیلنے اور ان کی سہیلیوں کو ان کے پاس کھیلنے کے لئے آنے کی اجازت دی تھی[31]۔ تاکہ وہ خوش وبشاش رہیں۔ اگر ہم اسلامی عبادات پر غور کریں تو اکثر عبادات جسمانی ورزش کی قسموں میں شمار ہوتی ہیں، نماز کی حرکات وسکنات ایک ایسی ورزش ہے، جس سے جسم کے تمام اعضا میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور طبعیت میں نشاط پیدا ہوتا ہے۔ روزہ بھی حفظانِ صحت اور جسمانی ورزش میں اہم رول ادا کرتا ہے، اسی طرح حج عظیم عبادت کے ساتھ ساتھ ایک منظّم ورزش کا سالانہ کیمپ ہے، کعبۃ اللہ کا طواف، صفا مروہ کی سعی، وقوف عرفہ اور پھر مزدلفہ اور وہاں سے منیٰ کی طرف کوچ کرنا یہ سب ورزشی سرگرمیاں ہیں، جو جسم کو تقویت پہنچاتی ہے اور طبعیت میں نشاط پیدا کرتی ہیں۔

7۔ کھیل کود کے ذریعے خواتین کے ذہنی دباؤ اور ٹینشن کا حل

آج کل عمومی طور پر گھریلو خواتین ذہنی دباؤ اور ٹینشن کی کیفیت میں رہتی ہیں اور زیادہ تر مسائل اسی ذہنی پریشانی سے پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ بعض خواتین مختلف طریقوں سے خودکشیاں کرنے پر مجبور ہوتی ہیں خصوصاً بہت سے قبائلی خواتین کو چوہے مار ادویات، تیزاب اور دیگر مہلک (جان لیوا) اشیاء استعمال کر کے خودکشیاں کرتے ہوئے دیکھا اور سنا گیا ہے۔ خواتین کو اس انتہائی اقدام سے بچانے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو ٹینشن فری ماحول مہیا کر کے ذہنی دباؤ سے نکالا جائیں۔ سیرت نبوی میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف یہ کہ معلم و مربی تھے، بلکہ ایک اچھے ماہر نفسیات بھی تھے۔ آپ علیہ السلام نے خواتین کو ایسا ماحول فراہم فرمایا کہ خواتین خوش باش اور آسودہ حال رہیں اور وہ کسی پریشانی اور ذہنی کوفت میں نہ رہیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی، آپ علیہ السلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا تم اس عورت کو جانتی ہو؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نفی میں جواب دیا، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو فلاں کی گانا گانی والی باندھی ہے، کیا تم اس سے گانا سننا چاہتی ہو؟ تو اس باندھی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گانا سنایا[32]۔

ایک اور روایت میں ہے:

> "منیٰ کے ایام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کے پاس دو لڑکیاں دف بجاتے ہوئے گا رہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر میں چہرہ انور کو لپیٹے ہوئے تھے۔ نہ تو ان کو حکم دے رہے تھے اور نہ منع فرما رہے تھے۔ کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا، تو آپ علیہ السلام نے اپنے منہ سے چادر ہٹائی اور فرمایا: ابو بکر! انہیں گانے دو کیوں کہ یہ عید کے دن ہیں[33]۔"

خواتین کے لئے جسمانی کھیلوں کی شرائط

اگرچہ خواتین کے گھریلو مسائل کے حل میں کھیل کود کا بہت اہم اور بنیادی کردار ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ جب چاہے، جس کے ساتھ، جس جگہ، جس انداز سے چاہے بلا روک ٹوک کھیل سکتی ہے، بلکہ اس

کے لئے کچھ حدود وقیود،اور ضوابط وشرائط ہیں ،جن کی رعایت اور پابندی کر تے ہوئے کھیلنا جائز ہوگا ،اور رعایت نہ کرنے کی صورت میں حرام اور ناجائز ہوگا۔مطلوبہ شرائط درج ذیل ہیں:

- ایسے کھیل ہوں جو شرعاً جائز ہو ں،ایسے کھیل نہ ہوں جن کی احادیث میں صراحتاً ممانعت آئی ہے۔
- فرائض وواجبات سے غافل کرنے والے کھیل نہ ہوں ،کیونکہ جو چیز انسان کو فرائض اور حقوق واجبہ سے غافل کرنےوالی ہو وہ" لہو "میں داخل ہوکر ناجائز ہے۔امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں باب قائم فرمایا:

كلّ لهو باطل إذ ا شغله عن طاعة الله[34]

"یعنی ہرلہو جب انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غافل کر دے تو وہ باطل ہے یعنی گناہ ہے۔"

حافظ ابن حجرؒ نے اس کی شر ح فرماتے ہوئے لکھا ہے :

"اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص کسی بھی چیز میں ایسی مشغولیت اختیا ر کرے جس سےفرائض میں غفلت پیداہوجائےخواہ وہ چیز شرعاً جائز ہو یا ناجائز،مثلاًکوئی شخص قصداً نفل نماز ،تلاوت قرآن ،ذکراللہ یا قرآن کے معا نی میں غور وفکر کے اندر اس طرح مشغول ہو ا کہ فرض نماز کا وقت نکل گیاتو وہ بھی اسی ضابطہ کےتحت داخل ہے۔یعنی ایسی صورت میں یہ نفل عبادت بھی لہو میں داخل ہوگی ،کیونکہ اس نے فرض نماز سے غافل کردیاہے۔جب نفلی عبادت کایہ حال ہے جن کے فضائل وارد ہیں اور شرعاً مطلوب بھی ہوتی ہیں تو پھر اس سے کم درجہ کی اشیاءکاکیاحکم ہوگا[35]؟"

- ایسے کھیل نہ ہوں جو کھیلنے والے کی جان کےلئے مضر ہوں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"اور اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو[36]۔"

امام بغویؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ بعض لوگ جہاد میں بغیرخرچ کے نکل جاتے ،وہ یا تو راستے میں رہ جاتے یا دیگر لوگوں پر بوجھ بن جاتے ،تو اللہ تعالیٰ نے ان کو جہاد میں اپنے اوپر خرچ کرنے کاحکم دیااور جن لوگوں کے پاس جہاد میں نکلنےکے لئے خرچ نہ ہو تو وہ بغیر خرچ اور غذاکے نہ نکلےپس وہ اپنے نفس کو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں ڈالنے والے ہوں گے،پس ہلاکت میں ڈالنا یہ ہے کہ وہ چلنے یابھوک پیاس سے مرجائے[37]۔"

جب جہاد جیسے اہم فریضہ میں اپنے نفس کو ضرر سے بچانے کا حکم ہے ،تو کھیل میں توبطریق اولیٰ یہ حکم ہوگا،نیز نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا":لاضرر ولاضرار[38]۔یعنی نہ اپنے آپ کو ضرر دینا جائز ہے اورنہ دوسروں کو۔

- ایسا کھیل نہ ہو جودوسروں کے لئے مضر ہو۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

وَلاَ تَعْتَدُواْ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبِّ الْمُعْتَدِينَ[39]

"اور زیادتی نہ کرو، یقین جانو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اوریہ بھی زیادتی ہے کہ مخلوقِ خدا کوتکلیف پہنچائی جائے۔ نیز نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا:

لاضرر ولاضرار[40]

"یعنی نہ اپنے آپ کو ضرر دینا جائز ہے اورنہ دوسروں کو۔"

مشہور حدیث ہے:

"کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہو[41]۔"

یعنی جس کے اقوال اور افعال کے شر سے مسلمان محفوظ ہو۔

- کھیل حرام اور ناجائز امور پر مشتمل نہ ہو مثلاً کھیل پر جوا، شرط وغیرہ نہ لگائی ہو۔چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ [42]

اے ایمان والو !شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہٰذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔ حضوراکرم ﷺ کافرمان ہے کہ میرے ربّ نے میری لئے شراب اور جوے کو حرام کیا ہے[43]۔"

- کھیل مخلوط نہ ہو یعنی خواتین کے لئے نامحرم مردوں کے ساتھ کھیلنا جائز نہیں۔

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:کہ رسول اکرم ﷺ سلام پھیر تے تو خواتین کھڑے ہوکر چلی جاتیں اور نبی علیہ السلام کچھ دیر ٹھہرتے ۔ابن شہاب زہری ؒ فرماتے ہیں :

"میرا خیال یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کا ٹھہرنا اس لئے تھا تاکہ عورتیں نکل جائیں اورمرد ان کو نہ پائیں[44]۔ یعنی مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ ہو۔"

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

"مردوں کی بہترین صفیں پہلی اور بدترین آخری ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں آخری اور بہترین اوّل ہیں[45]۔حضوراکرم ﷺ نے فرمایا:اگر یہ دروازہ عورتوں کے لئے چھوڑدیاجائے تو اچھاہوگا۔نافع فرماتے ہیں: کہ ابن عمرؓ وفات تک اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے[46]۔"

ان تمام روایات سے معلوم ہوا کہ مساجد میں بھی مردوں اور خواتین کا اختلاط جائز نہیں ،حالانکہ وہ روئے زمین کے بہترین مقامات ہیں تو کھیل کے میدان میں خواتین وحضرات کا اختلاط اور کھیلنا بطریق اولیٰ ناجائز ہوگا۔

- کھیل ایسا ہو کہ اس سے خواتین کی نسوانیت متاثر نہ ہو۔چونکہ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی طبائع میں فرق رکھاہے کہ مرد سخت جان ،کھردرا اور قوی ہوتا ہے جبکہ عورت باریک اور نرم ونازک ہوتی ہے ،اس لئے اللہ تعالیٰ نے مردوں کے ذمہ بعض ایسے احکام لازم کیےہیں جو عورتوں کے ذمہ نہیں اور عورتوں کے ذمہ ایسے احکام لازم قرار دئے ہیں جو مردوں کےذمہ نہیں ۔لہذا خواتین کے بعض ایسے کھیل درست نہیں جن میں مردوں کی تشبّہ ہو،اور خواتین کی نسوانیّت کومتاثّر کرے ۔مثلاً وزن کو اٹھانا، باڈی بلڈنگ ،ریسلنگ وغیرہ ۔ابن عباسؓ فرماتے ہیں :

" ایک عورت جس نے گلّہ میں کمان ڈالا تھا حضور اکرم ﷺ کے سامنے سے گذری ،تو نبی علیہ السلام نے فرمایاکہ اللہ تعالیٰ لعنت کرے عورتوں میں سے مردوں کی مشابہت کرنے اورمردوں میں سے عورتوں کی مشابہت کرنے والوں پر[47]۔"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں:

" نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام حدی پڑھ کر اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجشہ تھا اور اس کی آواز بہت اچھی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے انجشہ آہستہ آہستہ چل ان شیشوں کو نہ توڑ۔ قتادہ نے کہا کہ شیشوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد عورتیں تھیں[48]۔"

ان روایات سے معلوم ہوا کہ خواتین کومردوں کی ساتھ مشابھت اختیار نہیں کرنی چاہیےاورچونکہ وہ نرم ونازک ہیں،لہٰذا ان کو ایسا کھیل یاکام نہیں کرنا چاہیے جس سے ان کی نسوانیّت متاثر ہو۔

- خواتین کاکھیل ایسی جگہ پر ہو جو نامحرم مردوں سے خالی اور محفوظ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے :

"وہ ایک سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں اور میں لڑکی تھی بھاری بدن اور پر گوشت نہیں تھی ،توآپ علیہ السلام نے صحابہ سے کہا کہ تم آگے ہوجاؤ تو وہ آگے ہوگئے،پھر مجھے کہا کہ آؤ دوڑ کا مقابلہ کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیدل دوڑ لگائی اور میں جیت گئی،تووہ خاموش رہے،پھر جب میرا جسم ذرا بھاری ہو گیااور میں بھول گئی،تو میں ایک اور سفر میں آپ ﷺ ساتھ نکلی توآپ علیہ السلام نے صحابہ سے کہا کہ تم آگے ہوجاؤ تو وہ آگے ہوگئے، پھر مجھے کہا کہ آؤ دوڑ کا مقابلہ کرتے ہیں تومیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیدل دوڑ لگائی اوراس مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیت گئے، تومسکراکرفرمایا آج کی یہ جیت پچھلی ہار کا بدلہ ہے[49]۔"

اس حدیث سے معلوم ہواکہ عورت ایسی جگہ کھیلے جہاں نامحرم نہ ہوں کیونکہ حضورِاکرم ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کوآگے جانے کافرمایا تاکہ وہ حضرات میاں بیوی کی دوڑ کو نہ دیکھ سکیں۔

قرآن کریم میں بھی مؤمنین کو نظرجھکانے کاحکم ہےتاکہ وہ اجنبی نامحرم عورتوں کو نہ دیکھ سکیں:

قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ [50]

"مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لیے پاکیزہ ترین طریقہ ہے ۔ وہ جو کارروائیاں کرتے ہیں اللہ ان سب سے پوری طرح باخبر ہے۔"

- کھیل کا لباس ایسا ہو کہ وہ ساتر عورت ہو،یعنی کھیل کے دوران خواتین کاستر کھلا نہ ہو۔اللہ تبارک وتعالیٰ کاارشاد ہے

وَلا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ [51]

"اور اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے۔ اور اپنی اوڑھنیوں کے آنچل اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔"

- کھیل کے لئے گھر سے نکلنے میں اسلامی آداب کا خیال رکھیں۔

اِ. وہ کھیل کے لئے شوہر کی اجازت سے نکلے۔ کیونکہ حقوق اللہ کے بعد شوہر کا حق سب سے مقدّم ہے، نیز عورت پر شوہر کی اطاعت واجب ہے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

" عورت کے لئے جائز نہیں کہ شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے اور اس کی اجازت کے بغیر گھر میں کسی کو آنے کی اجازت دے[52]۔"

حضرت انسؓ سے روایت ہے:

" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی گھر سے نکلا اور اپنی بیوی کو حکم دیا کہ وہ گھر سے نہ نکلے۔ عورت بالاخانہ میں تھی اور اس کا باپ بیمار ہوا جو کہ نچلے حصہ میں تھا، تو اس نے نبی علیہ السلام کو باپ کے پاس جانے کے ارادہ سے شوہر کا حکم بیان کیا تو آپ علیہ السلام نے ان کو شوہر کی اطاعت کرنے کا فرمایا، پھر اس عورت کا باپ فوت ہو گیا تو انہوں نے پھر آپ علیہ السلام سے باپ کی وفات اور شوہر کی عدم اجازت کے متعلّق پوچھا نبی علیہ السلام نے اس کو شوہر کی حکم کی تعمیل کا فرمایا، اس عورت نے شوہر کے حکم کی تعمیل کی اور باپ کے پاس حاضر نہ ہوئی پھر نبی علیہ السلام نے اس عورت کو پیغام بھیجا کہ شوہر کی اطاعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کی مغفرت فرمائی[53]۔"

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے جس طرح نفلی عبادات اور والدین کی خدمت کے لئے شوہر کی اجازت ضروری ہے، اسی طرح کھیل اور دیگر مباح امور کے لئے بھی اجازت ضروری ہے۔

ب. کھیل کے لئے نکلنے میں نامحرموں کے سامنے اپنے اعضاء اور زیب وزینت کو ظاہر نہ ہونے دیں:

وَلا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الأُولَى [54]

"اور قدیم زمانۂ جاہلیت کے موافق بناؤ سنگھار کرکے مت پھرو۔"

رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

" دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ انہیں میں نے نہیں دیکھا ایک قسم تو اس قوم کے لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ان کوڑوں سے ماریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے کہ جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی دوسرے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی مائل ہوں گی ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہوں گے اور یہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہو گی[55]۔"

اس آیت مبارکہ اور حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے لئے اگرچہ ضرورت کے وقت گھر سے نکلنا جائز ہے، لیکن باپردہ ہو کر نکلے نامحرموں کے سامنے جسم کے اعضاء اور زیب وزینت ظاہر نہ کرے۔ کھیل کے لئے نکلنے کی صورت میں بھی اسی حکم کی تعمیل واجب ہے۔

ت. کھیل کے لئے اگر عورت کو دور کسی دوسرے ملک یا شہر جانا ہو، تو اس کے ساتھ شوہر یا کسی محرم کا ہونا ضروری ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے :

" انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور نہ کوئی عورت بغیر کسی محرم کے اکیلی سفر کرے پھر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھ لیا گیا ہے اور میری بیوی حج کے لئے جارہی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو[56]۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس طرح عورت کے لئے بغیر محرم کے حج پر جاناجائز نہیں، اسی طرح کھیل وغیرہ کے لئے بھی بلامحرم جاناجائز نہیں۔

خلاصۃ البحث

اسلا م ایک مکمل دین اورضابطہ حیات ہے۔اس میں انسانوں کی جسمانی اور روحانی تمام ضروریات کاخیال رکھاگیا ہے۔ جسمانی نشاط اور قوت کوشریعت میں بہت اہمیت دی گئی ہے،اوراس کے حصول کوسراہاگیاہے۔یہی وجہ ہے کہ جسمانی وذہنی ورزش نہ صرف یہ کہ مردوں کے لئے ،بلکہ حدود شریعت کے اندر رہتے ہوئے خواتین کے لئے بھی جائز ہے۔کھیلنے کُودنے سے خواتین کے بہت سارے گھریلو مسائل حل ہوسکتے ہیں۔مثلاً میاں بیوی کے جھگڑے،ساس بہوکے جھگڑے،سوکنوں کے لڑائی اور جھگڑے۔کھیلناکُودنا گھریلوں کام چستی اور اچھے طریقے سے کرنے میں بھی مددومعاون ہے۔اگرخواتین جسمانی کھیل اور نشاط پرتوجہ دے،تواس سے اکثر بیماریاں خودبخود ختم ہوجاتی ہیں۔کھیل کودسے انسانی دماغ کی نشوونماہوتی ہے اورانسان چاق وچوبند رہتاہے۔کھیلنے سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر قدرت ملتی ہے۔کھیل کے میدان آباد ہونے سے ہسپتال ویران ہوتے ہیں۔کھیلنے کُودنے سے خواتین خوش باش اور آسودہ حال رہیں گی اوروہ کسی پریشانی اورذہنی کوفت میں نہ رہیں گی۔سیرت طیبہ میں اس کے بہت سے مثالیں موجود ہیں۔خواتین کی جسمانی کھیل اور ورزش کے لئے چند شرائط ہیں:

- ✓ ایسے کھیل ہوں جو شرعاً جائز ہو ں۔ حرام اور ناجائز امور پر مشتمل نہ ہوں ۔
- ✓ کھیل فرائض وواجبات سے غافل کرنے والے نہ ہوں۔
- ✓ کھیلنے والوں اور دوسروں کے لئے مضرنہ ہوں۔
- ✓ مخلوط نہ ہو ۔
- ✓ کھیل ایسے ہوں کہ اس سے خواتین کی نسوانیت متاثر نہ ہو۔
- ✓ خواتین کا کھیل ایسی جگہ پر ہو جو نامحرم مردوں سے خالی اور محفوظ ہو۔
- ✓ کھیل کا لباس ایسا ہو کہ وہ ساتر عورت ہو۔

حواشی وحوالہ جات

1 ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن حنبل، مسند أحمد 14: 395 مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، طبع اول، 1421ھ
2 امام بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخار 4: 23،دار طوق النجاۃ بیروت، طبع اوّل، 1422ھ

3 ابن حزم، علی بن احمد بن سعید، الإحکام فی أصول الأحکام 3: 81، دار الآفاق الجدیدۃ بیروت (س-ن)

4 مسند أحمد 43: 313

5 کیرانوی، مولانا وحید الزمان خان قاسمی، القاموس الوحید: 1474، ادارہ اسلامیات، لاہور، طبع اول، 1422ھ

6 سورۃ یوسف 12:12

7 سورۃ الانعام 6: 32

8 امام مسلم، ابو الحسین مسلم بن حجاج النیسابوری، صحیح مسلم 4: 2262، دار احیاالتراث العربی بیروت (س-ن)

9 سورۃ البقرۃ 2: 247

10 سورۃ القصص 28: 26

11 سورۃ الأنفال 8: 60

12 سورۃ یوسف 12: 12

13 اسامۃ، ابو محمد حارث بن محمد بن داہر، بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، مکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ 1: 546، مدینہ منورہ، 1413ھ

14 مسند أحمد 43: 313

15 النسائی، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب، السنن الکبریٰ 9: 101، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، 1431ھ

16 ابن ابی الدنیا، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید، العیال 2: 767، دار ابن قیم، السعویۃ، دمام، 1410ھ

17 صحیح البخاری 7: 66

18 ابن بطال، ابو الحسن علی بن خلف، شرح صحیح البخاری لابن بطال 7: 172، مکتبۃ الرشد، السعویۃ، الریاض 1423ھ

19 نووی، ابو زکریا محیی الدین یحیٰ بن شرف، المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج 10: 53، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1392ھ

20 آجُری، ابو بکر محمد بن حسین، تحریم النرد والشطرنج والملاھی 1: 100، مطبع نامعلوم، طبع اول، 1402ھ

21 السنن الکبریٰ 8: 162

22 ابو یعلی، احمد بن علی بن الموصلی، مسند ابی یعلیٰ 13: 89، دار لمامون للتراث، دمشق، 1401ھ

23 ترمذی، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، الجامع الصحیح سنن الترمذی 5: 518، مکتبۃ المصطفیٰ البابی الحلبی مصر، 1395ھ

24 أبو داؤد، سلیمان بن اشعث، سنن أبی داؤد 2: 93، المکتبۃ العصریّۃ بیروت (س-ن)

25 سنن الترمذی 5: 557

26 ابن قیم الجوزی، محمد بن ابی بکر بن ایوب، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد 3: 160، دار التقویٰ للتراث، بیروت، 1420ھ

27 مختار سالم، الطب الاسلامی بین العقیدۃ والابداع: 189، منشورات مؤسسۃ المعارف، بیروت، 1408ھ

28 سنن أبی داؤد 1: 155

29 السنن الکبریٰ 8: 176

30 سنن أبی داؤد 2: 33

31 ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد، صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان 13: 173، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1414ھ

32 السنن الکبریٰ 8: 184

33 نفس مصدر 8: 183

34 صحیح البخاری 8: 66

35 ابن حجر العسقلانی، ابوالفضل احمد بن علی بن محمد، فتح الباری شرح صحیح البخاری 11: 91، دار المعرفۃ، بیروت، 1379ھ

36 سورۃ البقرہ 2:195

37 البغوی، ابو محمد، حسین بن مسعود، معالم التنزیل 1: 216، دار طیبہ للنشر والتوزیع، 1417ھ

38 ابن ماجہ، أبو عبداللہ محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ 2: 784، دار احیاء الکتب العربیۃ بیروت (س-ن)

39 سورۃ البقرۃ 2: 190

40 سنن ابن ماجہ 2: 784

41 صحیح البخاری 8: 102

42 سورۃ المائدۃ 5: 90

43 البیہقی، ابو بکر أحمد بن حسین بن علی، السنن الصغیر 4: 176، جامعۃ الدّراسات الاسلامیّۃ کراچی، 1410ھ

44 صحیح البخاری 1: 167

45 صحیح مسلم 1: 326

46 سنن أبی داؤد 1: 126

47 الطبرانی، ابو القاسم، سلیمان بن احمد بن ایوب، المعجم الاوسط 4: 212، دار الحرمین، القاہرہ مصر (س-ن)

48 صحیح البخاری 8: 47

49 مسند أحمد 43: 313

50 سورۃ النور 24: 30

51 سورۃ النور 24: 31

52 صحیح البخاری 7: 30

53 المعجم الاوسط 7: 332

54 سورۃ الاحزاب 33:33

55 صحیح مسلم 3: 1680

56 صحیح مسلم 2: 752